• (رسالت پہ ایمان ویقین یہی کچھ ہے کہ) تمام انبیاء دنیا سے ناکام گئے حتیٰ کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی ۔! "کامیابی" امام مہدی کو ہوگی (معاذ اللہ)! (تہران ٹائمز، جون ۱۹۸۰، بیان خمینی)

• خالص زنا کو کار ثواب بنا ڈالا ۔ اور متعہ ایسی فحش بدکاریوں کو ان مقدس لوگوں کی طرف منسوب کر ڈالا جنہیں "بارہ امام" کہا جاتا ہے ۔ اور جن کے متعلق عقیدہ یہ ہے کہ "امامت بالاتر از رتبہ پیغمبری است" (حیات القلوب، ج ۳، ص۱)

قارئین محترم! کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ عبداللہ بن سبا سے خمینی تک، شیعیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں — مگر مولانا کوثر نیازی کو سنجانے خمینی کی کونسی ادا پسند آگئی اُسے اپنا روحانی باپ قرار دے ڈالا ۔ مولانا موصوف وزارت سے فراق کے بعد جو قلابازیاں کھا رہے ہیں، شاید یہ اسی ریاضت کا حصہ ہے، لیکن اس سے اُن کی گرتی ہوئی ساکھ یقیناً بحال نہ ہوسکے گی ۔ ایرانی انقلاب کے بعد مسلمانوں نے شیعوں کو زیادہ اچھے طریقہ سے جان پہچان لیا ہے ۔ اب تقیہ کرکے دھوکہ نہیں دیا جاسکتا خصوصاً مولانا کوثر نیازی کو یہ بات پلّے باندھنی چاہیئے اپنے اس اصول کے باوصف کہ ؎

بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن

مدرس کی ضرورت:

مدرسہ معمورہ ملتان کے درجہ حفظ قرآن کریم کیلئے ایک، قابل، مخلص اور محنتی حافظ وقاری کی ضرورت ہے ۔ خواہشمند حضرات فوراً رابطہ قائم کریں ۔

(حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ)
مہتمم مدرسہ معمورہ ۔ دارِ بنی ہاشم ۔ مہربان کالونی
ملتان ۔ فون ۷۲۸۱۳

"نقیب ختم نبوت کی قیمت میں اضافہ سالانہ خریداروں سے درخواست"

معزز قارئین کرام! گزشتہ شمارے میں آپکی خدمت میں عرض کردیا گیا تھا کہ کاغذ کی شدید گرانی کے باعث آئندہ شمارہ سے پرچہ کی قیمت ۱/۵ روپے ہوگی ۔ لہٰذا اس مرتبہ حسب اعلان قیمت ۱/۵ روپے ہے ۔ اُمید ہے کہ آپ پہلے سے زیادہ تعاون کا ہاتھ بڑھائیں گے اور ختم نبوۃ مشن میں ہمارے شانہ بشانہ ہوں گے

مولانا محمد اسحق سندیلوی

اسلامی عبادات

قسط نمبر ۲

"ثقل" کے معنی ہیں بھاری چیز "ثقلین" سے مراد دو بھاری اور وزنی چیزیں یعنی قرآن حکیم اور سُنّت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہے۔ قیامت تک ہدایت کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہی دو چیزیں اُمّت کو عطا فرما گئے ہیں۔

اس تفصیل سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ دین کے دوسرے شعبے کی طرح عبادت کا طریقہ بھی قرآن مجید یا حدیث شریف ہی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اور اسکی تشریح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کے قول و فعل سے ہو سکتی ہے۔ گویا اتباع کتاب و سُنّت کے لئے اتباع صحابہ رضی اللہ عنہم لازم ہے۔ ہم اپنی طرف سے عبادت کا کوئی طریقہ نہیں مقرر کر سکتے۔ نماز ہو، روزہ ہو، صدقہ ہو، یا اور کسی طرح کی عبادت ہو کسی قسم کی عبادت کا طریقہ ہم اپنی عقل سے مقرر نہیں کر سکتے۔ اس طریقہ کا ثبوت صرف مندرجہ بالا ذرائع سے ہونا چاہیئے۔

اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کوئی طریقِ عبادت ایجاد کرتا ہے۔ جس کا کوئی ثبوت کتاب و سنت اور اسوۂ صحابہ رضی اللہ عنہم سے نہ ہو تو اس طریقہ کو "بدعت" کہتے ہیں۔ اور بدعت کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ ہر بدعت گمراہی اور فی النّار ہے۔ یعنی بدعت کے مرتکب کو جہنّم میں لے جانے والی چیز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرات ائمہ مجتہدین کے درجات بُلند فرمائیں کہ انھوں نے عبادت کے طریقے اور احکام کتاب و سنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے معلوم کر کے فقہ کی کتابوں میں جمع کر دیئے جسکی وجہ سے پُوری اُمّت کو بہت سہولت ہو گئی اور امت مسلمہ بہت سی غلطیوں سے بچ گئی۔

عبادت کے اقسام

عبادت کے طریقے متعدد ہیں۔ اِن طریقوں پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادت کی تین بڑی قسمیں نکلتی ہیں۔

عبادتِ بدنی: جس کی ادائیگی میں اپنے جسم سے کام لینا ناگزیر ہو جیسے "نماز"

عبادتِ مالی: جس کی ادائیگی مال خرچ کرنے سے ہو مثلاً "زکوٰۃ"

عبادت کی تیسری قسم وہ ہے جس کی ادائیگی میں بدن اور مال دونوں کو دخل ہو یعنی جسم سے بھی کام لینا پڑے اور مال بھی خرچ کرنا پڑے۔ جیسے "حج" کہ اس میں مال بھی خرچ ہوتا ہے کیونکہ سفر کرنا پڑتا ہے اور

بعض صورتوں میں قربانی کرنا ہوتی ہے۔ اور طواف وغیرہ جسمانی کام بھی کرنا پڑتا ہے۔

عِبادت کی تفصیل

صلوٰۃ یعنی نماز

عبادات میں سب سے اہم اور سب سے افضل عبادت "صلوٰۃ یعنی نماز ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ (المزمل) اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

یہ آیت صرف ایک نمونہ ہے۔ ورنہ قرآن مجید میں جس کثرت و تکرار کے ساتھ مختلف عنوانات سے نماز کا تذکرہ اور اسکی تاکید مذکور ہے، اتنی کثرت و تاکید کے ساتھ کسی عبادت کا تذکرہ نہیں ملتا۔ کہیں نماز قائم کرنے کا حکم دیا جاتا ہے تو کہیں اس کے فوائد و منافع بیان فرمائے جاتے ہیں، کسی جگہ نماز قائم کرنے والوں کی تعریف اور بارگاہِ الٰہی میں ان کے مقبول ہونے کا تذکرہ ہے، تو کہیں نماز سے غفلت کرنیوالوں کی مذمت اور ترکِ صلوٰۃ پر عذابِ الٰہی کا بیان ملتا ہے۔ غرض مختلف طریقوں سے نماز کی پابندی کی شدید تاکید کی گئی ہے۔

حدیث شریف میں بھی نماز کی سخت تاکید فرمائی گئی ہے۔ اور اس کے اجر و ثواب نیز روحانی فوائد سے آگاہ فرمایا ہے۔

تنبیہ ضروری:۔ روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ ان میں سے کسی کا ترک کرنا سخت گناہ ہے۔ اور ان میں سے کسی کی فرضیت سے انکار کرنا کفر ہے (العیاذ باللہ)

نماز کیا ہے؟

صلوٰۃ یا نماز اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری کا نام ہے۔ جہاں باریاب ہونے کے بعد بندۂ مؤمن اپنی بندگی کا اظہار و اقرار کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اُمیدوار ہوتا ہے۔

نماز میں مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عظمت بے پایاں کا اقرار کر کے یعنی "اللہ اکبر" کہہ کر، اللہ تعالیٰ کے سامنے ادنیٰ غلاموں کی طرح کھڑا ہوجاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی

انتہائی ذلت اور پستی کے احساس کے ساتھ کچھ دیر قیام کرتا ہے مگر اس پر بھی چین نہیں آتا تو رکوع کرکے اپنے سر کو جھکاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی عظمت بے پایاں اور لاانتہا کبریائی کی طرف توجہ میں زیادہ قوت پیدا ہوتی ہے، تو اس کے اقرار و اعتراف کی کیفیت نیز اپنی پستی اور احتیاج کے شدید احساس سے متاثر ہوکر اپنی پیشانی اور اپنی ناک زمین پر رکھ دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہوکر اللہ تعالیٰ کی پاکی اور برتری کا اقرار، زبان قلب، اور ظاہری عمل تینوں طریقوں سے کرتا ہے۔ پھر جب اجازت ملتی ہے۔ تو دربار میں ادب کے ساتھ بیٹھ کر حمد و ثنا اور دُعا کرتا ہے۔ اس اجازت کا موقع بھی شریعت بیان کرتی ہے۔ اور وہی بتاتی ہے کہ نماز میں قعدہ کب اور کس طرح کرنا چاہیئے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں بندۂ مسلم کو براہِ راست اللہ تعالیٰ شانہ کے ساتھ ایک مخصوص تعلق اور ربط حاصل ہوتا ہے۔ جس کی قدر و قیمت اور خوبی و عظمت کا اندازہ نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کی یہ نعمتِ عظیم صرف نماز سے حاصل ہوسکتی ہے۔ نماز کے سوا کسی چیز سے نہیں مل سکتی۔ حدیث میں آتا ہے کہ:

اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَاِنَّہٗ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ	بے شک تم میں سے جو شخص نماز میں مشغول ہوتا ہے۔ وہ (حالت نماز میں) اپنے "رب"

سے سرگوشیاں کرتا ہے (یعنی چپکے چپکے باتیں کرتا ہے۔)

اللہ اللہ! نماز میں بندۂ مومن کو اپنے رب کے ساتھ کیسا قُرب نصیب ہوتا ہے۔

خشوع و خضوع

نمازی بندہ کس قدر خوش نصیب ہوتا ہے۔ کہ اسے رب العالمین کے سامنے حاضر ہونے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ کا کیسا کرم ہے کہ اسے اپنے دربار میں بار عطا فرماتے ہیں۔ ایسے بے مثال دربار میں اپنے مالک و خالق کے سامنے حاضر ہوکر بھی دل سے ان کی طرف پوری طرح متوجہ نہ ہو۔ یہ کتنی بڑی بے ادبی ناقدر شناسی، اور محرومی ہے، اس لئے نماز میں خشوع ہونا ضروری ہے۔

خشوع کے معنیٰ سکون کے ہیں۔ نماز میں خشوع کا مطلب افکار میں سکون ہے یعنی قلب و ذہن کا اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوجانا۔ یہی اس کا سکون کہلاتا ہے۔ ذہن جب ایک طرف متوجہ ہوجائے تو خیالات کی حرکت